خدا تعالیٰ سے ایک زندہ تعلق پیدا کریں تا کہ ہمارے اور غیر کے درمیان ایک امتیازی حیثیت پیدا ہو جائے

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۲ر نومبر ۱۹۶۸ء بمقام مسجد مبارک ربوہ۔ غیر مطبوعہ)

☆ قرآن کریم کا رمضان کے مہینہ سے گہرا تعلق ہے۔

☆ روزہ کے ذریعہ تنویر قلب حاصل ہوتی ہے۔

☆ رمضان کے مہینہ میں قرآن کریم پر غور کرو گے تو ایک امتیازی مقام اللہ تعالیٰ کی طرف سے حاصل ہوگا۔

☆ ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے اور اس سے قوت اور طاقت حاصل کرنی چاہیئے۔

☆ اللہ تعالیٰ سے توفیق چاہیں کہ ہم قرآن کریم کی ہدایت کی حکمتوں کو سمجھ جائیں۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد ذیل کی آیت پڑھی۔

شَهۡرُ رَمَضَانَ الَّذِيٓ اُنۡزِلَ فِيۡهِ الۡقُرۡاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الۡهُدٰى وَالۡفُرۡقَانِ (البقرہ:۱۸۶)

چند دنوں سے مجھے مَسُوں کی درد اور پٹھے کے چڑھ جانے کی تکلیف رہی ہے اس سے مجھے بہت تکلیف رہی اور طبیعت میں بعض دفعہ بے چینی اور گھبراہٹ بھی پیدا ہوتی رہی ہے کیونکہ ایلو پیتھک کی دوائیں ایسی دی جاتی ہیں جو ضعف پیدا کرتی ہیں اور طبیعت میں بے چینی پیدا کرتی ہیں لیکن چونکہ رمضان کا بابرکت مہینہ آج سے شروع ہو گیا ہے اور روحانی دنیا میں ایک موسم بہار آ گیا ہے اس لئے میں نے ارادہ کیا کہ اپنی تکلیف کے باوجود مختصراً جماعت احمدیہ کے افراد کو ان برکات کی طرف متوجہ کروں جو اس مبارک مہینہ سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔

ایک آیت کا ٹکڑا میں نے ابھی تلاوت کیا ہے اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ماہ رمضان کی برکات کے متعلق قرآن کریم نے بہت کچھ وضاحت سے بیان کیا ہے پھر قرآن کریم کا رمضان سے اس قدر گہرا تعلق ہے کہ اس کا نزول ہر سال دوبارہ، سہ بارہ، بار بار رمضان کے مہینہ میں ہوتا رہا ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں بتایا ہے کہ رمضان کے مہینہ میں حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کے ساتھ قرآن کریم کا دور فرمایا کرتے تھے اور وہی نزول ہے۔

اس آیت میں یہ بتانے کے بعد کہ قرآن کریم کا رمضان کے مہینہ سے ایک گہرا تعلق ہے ہمیں اس طرف متوجہ کیا ہے کہ رمضان کے مہینہ میں تم تین برکات حاصل کر سکتے ہو اور ان برکات کے حصول کی طرف تمہیں متوجہ ہونا چاہئے۔ ایک یہ کہ قرآن کریم جس میں رمضان کی برکات کا ذکر ہے اور جو رمضان میں بار بار نازل ہوتا رہا ہے وہ ایک کامل ہدایت کے طور پر دنیا کی طرف بھیجا گیا ہے۔ رمضان میں جس

حد تک ممکن ہو علیحدہ ہو کر قرآن کریم کی تلاوت کی طرف متوجہ ہونے کا ارشاد ہے اور ہر شخص قرآن کریم کی ہدایت یعنی وہ مذہبی تعلیم جو یہ لے کر آیا ہے اسے آسانی سے سمجھ سکتا ہے تو ایک تو یہ هُدًى لِّلنَّاسِ ہے ہر شخص کے لئے یہ ممکن ہے کہ قران کریم کی ہدایت کا جو حصہ ہے وہ آسانی سے سمجھ لے اس کی چند ایک مثالیں میں دوں گا سارا قرآن مجید اس ہدایت سے بھرا ہوا ہے مثلاً یہ کہ نماز پڑھو اپنی شرائط کے ساتھ اس حد تک ہر شخص سمجھ سکتا ہے بلکہ جو مسلمان نہیں وہ بھی یہ سمجھ سکتے ہیں کہ قرآن کریم نے یہ ہدایت دی ہے کہ بعض مخصوص شرائط کے ساتھ التزام کے ساتھ نماز ادا ہونی چاہئے۔

قرآن کریم میں ایک ہدایت یہ بھی ہے کہ لَا تَأْكُلُوٓا أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ (البقرہ:۱۸۹) کہ ناجائز طریقوں سے ایک دوسرے کے اموال سے ناجائز فائدہ نہ اٹھایا کریں ہر شخص یہ سمجھ سکتا ہے کہ قرآن کریم کہتا ہے کہ دوسروں کے اموال سے ناجائز فائدہ نہیں اٹھانا اور دوسروں کے اموال کو ناجائز نقصان نہیں پہنچانا اس میں وسیع مضمون آ جاتا ہے لیکن وسعت میں جائے بغیر اتنی بات کہ دوسروں کے اموال باطل راہوں سے کھانے نہیں میں سمجھتا ہوں کہ ایک بچہ بھی سمجھ سکتا ہے چھ سات سال کے بچے کے سامنے یہ تعلیم رکھیں تو وہ سمجھ جائے گا کہ قرآن کریم نے یہ ہدایت دی ہے ایک تو ہمیں اس طرف متوجہ کیا کہ ہر مسلمان کو قرآن کریم کی ہدایت کا علم ہونا چاہئے قرآن کیا کہتا ہے قرآن کس چیز سے روکتا ہے تو یہ ایسی چیز نہیں کہ جس کے متعلق کوئی شخص کہے کہ چونکہ میں پڑھا ہوا نہیں اس لئے ہدایت کا میں علم حاصل نہیں کر سکتا جو پڑھا ہوا نہیں وہ سن کر اس بات کو سمجھ سکتا ہے مثلاً یہاں اس خطبہ کے دوران بھی بہت سے دوست ایسے ہیں کہ جن کو مروّجہ علم جو ہے اسے حاصل کرنے کی توفیق نہیں ملی لیکن وہ بھی اس بات کو سمجھ سکتے ہیں کہ یہ بات واضح ہے اور اس میں کوئی پیچیدگی نہیں پائی جاتی کہ قرآن کریم فرماتا ہے کہ نماز اپنی شرائط کے ساتھ ادا کرو اور دوسروں کے اموال نہ کھایا کرو یہ بات ہر شخص سمجھ سکتا ہے چاہے وہ لکھنا پڑھنا جانتا ہے یا نہیں جانتا تو فرمایا یہ هُدًى لِّلنَّاسِ ہے ہر شخص اس کی ہدایت کا علم حاصل کر سکتا ہے رمضان کے مہینہ میں کثرت سے تلاوت کرنی چاہئے اور اس نیت سے کرنی چاہئے اور غور کرنا چاہئے کہ قرآن کریم نے جو ہدایتیں دی ہیں ہمیں اس زندگی میں تاکہ یہاں کی زندگی بھی کامیاب ہو اور وہاں کی زندگی بھی پرسکون اور راحت بخش ہو وہ کیا ہیں؟

دوسری بات جس کی طرف اس آیت میں توجہ دلائی گئی ہے وہ یہ ہے کہ وہ صرف ہدایت ہی نہیں دیتا

بلکہ یہ حکیم کتاب ہے اور حکیم خدا کی طرف سے نازل کی گئی ہے وہ دلائل بھی دیتا ہے تو جن کو دلائل کے سمجھنے کی قوت اور استعداد حاصل ہو تو اس استعداد کو کام میں لا کر رمضان کے مہینہ میں قرآن کریم کی تلاوت کثرت سے کی جائے تو یہ حکمت معلوم کرنے کی بھی کوشش کریں جس سے قرآن کریم بھرا ہوا ہے۔

اور تیسری بات جس کی طرف ہمیں متوجہ کیا ہے وہ یہ ہے کہ یہ فرقان بھی ہے یعنی حق و باطل میں امتیاز پیدا کرنے والا ہے اگر تم خلوص نیت کے ساتھ اور تمام شرائط کو پورا کرتے ہوئے رمضان کے مہینہ میں قرآن کریم پر غور کرو گے اور اس پہلو کی برکت سے بھی حصہ لینے کی کوشش کرو گے تو تمہیں بھی ایک امتیازی مقام اللہ کی طرف سے حاصل ہوگا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ روزہ جو ہے اس روزے کے اندر رمضان کے اندر ساری چیزیں آتی ہیں خاص وقت تک خاص شکل میں کھانے پینے سے رکے رہنا خالی یہی روزہ نہیں ہے بلکہ بہت ساری اور باتیں رمضان سے تعلق رکھتی ہیں احکام رمضان سے تعلق رکھتی ہیں ان کو بجالانا اور خیال رکھنا کہ کوئی غلط چیز نہ ہو جائے تا کہ ہمارا روزہ کامل شکل میں ہمارے ربّ کے حضور پیش ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ اگر اسی رنگ میں روزہ رکھا جائے اور خدا تعالیٰ اسے قبول کر لے تو اس کے نتیجہ میں تنویر قلب حاصل ہوتی ہے اور انسان کا دل منور ہو جاتا ہے یہی فرقان ہے اور اس سے کشف کا دروازہ کھلتا ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ اسی مادی دنیا میں جس حد تک انسان کی سمجھ اور پہچان اور علم اور نظر اور بصارت میں آ سکتا ہے وہ آ جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو دیکھنے کا دروازہ کھل جاتا ہے یہ تنویر قلب ہے جس پہ تمام اکابر صوفیاء کا اتفاق ہے کہ روزہ کے نتیجہ میں تنویر قلب حاصل ہوتی ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک ایسا زندہ تعلق پیدا ہو جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے وجود کے نور کی نہریں ایسے لوگوں کے لئے جاری کرتا ہے اور اپنے نور کی لہریں انہیں دکھاتا ہے تنویر قلب ہوتی ہے جو حجابات ہیں وہ دور ہو جاتے ہیں کشف الغطاء ہو جاتا ہے دل میں ایک نور پیدا ہوتا ہے جس حد تک انسان کے دل میں پیدا ہو سکتا ہے ہر ایک نے اپنی استعداد کے مطابق اس نور کو حاصل کرنا ہے اور اس نور کی پیدائش کے بعد انسان کے اس منور دل کا اس ہستی کے ساتھ ایک زندہ اور پختہ تعلق پیدا ہو جاتا ہے جو نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْض ہے اور پھر وہ اس نور کے جلوے دیکھنے لگتا ہے یہ معنی ہیں تنویر قلب کے اور یہ

معنی ہیں کشوف کے اور پہلا درجہ اس کا یہ ہے کہ ایسا شخص اَنَا الْمَوْجُوْدُ کی آواز سنتا ہے کیونکہ تعلق کا پیدا ہو جانا کوئی فلسفہ تو نہیں یہ تو ایک حقیقت ہے یا اس کا عدم ایک حقیقت ہے کہ یا وہ تعلق پیدا ہو گیا یا نہیں ہوا یہ کوئی فلسفیانہ خیال نہیں تو روزہ کے نتیجہ میں امتیازی مقام حاصل ہوتا ہے۔ روزہ کے نتیجہ میں وہ مقام حاصل ہوتا ہے جو انسان دوسرے مذاہب سے علی وجہ البصیرت یہ بات کر سکتا ہے کہ ہم نے اسلام کی برکات سے جو نور حاصل کیا ہے وہ تمہیں حاصل نہیں اور ان چیزوں کے لئے پھر دعا کی ضرورت ہے۔ اسی واسطے ان آیات کے ساتھ ہی دعا کی طرف متوجہ کیا کہ اگر تم خلوص نیت کے ساتھ اور کامل عاجزی کے ساتھ دعا کرو گے تو میں اسے قبول کروں گا میں نے بتایا تھا کہ هُدًى لِلنَّاسِ والا حصہ جو ہے یعنی ہدایت کا معلوم ہو جانا وہ عام ہے ہر شخص اسے سمجھ سکتا ہے لیکن اس ہدایت پر عمل کرنے کی توفیق پانا مشکل ہے جب تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ توفیق حاصل نہ ہو تو اگرچہ ہدایت کا سمجھ لینا، علم کا حاصل کر لینا آسان ہے لیکن ہدایت پر عامل ہو جانا بڑا مشکل ہے اس لئے ہمیں دعا کی ضرورت ہے جب تک دعا کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی توفیق کو ہم حاصل نہ کریں ہدایت کی راہوں کا علم ہو جانے کے باوجود بھی ہدایت کی ان راہوں پر چلنے کے ہم قابل نہیں ہوتے۔

پھر بَيِّنَات یعنی حکمت کی باتیں ہیں اس کا تو ہے ہی دعا کے ساتھ تعلق اپنا تو اس میں کوئی ہے ہی نہیں یعنی جو عام استعداد انسان کو خدا نے دی ہے اس استعداد اور عقل کے نتیجہ میں ہدایت کو حاصل کیا ہے اس پر عمل کرنے کے لئے دعا سے اللہ کی توفیق پانا ضروری ہے لیکن حکمت کی باتیں، رموز جو ہیں ہدایت کے اندر چھپے ہوئے کہ کیوں یہ احکام دیئے گئے ہیں ان کا تعلق دعا صرف دعا سے ہے قرآن کریم سے علوم کا حاصل ہو جانا طہارت پر منحصر ہے لَا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ (الواقعۃ:۸۰) اور وہ تزکیہ نفس جس کے نتیجہ میں قرآن کریم کے علوم کھلتے ہیں وہ بازار سے نہیں خریدے جا سکتے نہ کسی مدرس سے حاصل کئے جا سکتے ہیں وہ تو خدا تعالیٰ سے ہی مل سکتے ہیں اور دعاؤں سے ہی حاصل کئے جا سکتے ہیں پھر تنویرِ قلب یعنی پردوں کا ہٹ جانا اور خدا کے نور کا سامنے آ جانا اور اپنی اپنی استعداد کے مطابق جو دل میں نور پیدا ہوا ہے اس کا اس نور کے ساتھ جو نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ہے ملاپ پیدا ہو جانا یا اَنَا الْمَوْجُوْدُ کی آواز سن لینا یہ تو محض اللہ تعالیٰ کے فضل پر ہے اور اسے بھی دعا سے حاصل کیا جا سکتا ہے تو یہ تین چیزیں جن کی طرف اس آیت میں ہمیں متوجہ کیا گیا ہے ہر سہ کے ساتھ دعا لگی ہوئی ہے هُدًى لِلنَّاسِ والے

حصہ کے ساتھ بھی، بَیِّــنَــات کے حصہ کے ساتھ بھی، اور فرقان کے حصہ کے ساتھ بھی اسی وجہ سے اکابر مسلمان رمضان کے مہینہ میں ہمیشہ دعاؤں پر بڑا زور دیتے رہے ہیں جیسے رات کی نماز کی طرف جسے ہم تہجد کہتے ہیں نوافل کہتے ہیں عوام کی سہولت کے لئے یہ پہلے وقت میں پڑھے جاتے ہیں اصل میں ان کا وقت پچھلی رات ہی ہے جس وقت ہم رمضان میں سحری کھاتے ہیں اس سے معاً پہلے آدھا گھنٹہ ایک گھنٹہ یا دو گھنٹے جتنی بھی خدا توفیق دے وہ خدا کے حضور جھکے، علیحدگی میں تنہائی میں، عاجزی کے ساتھ اور نیستی کا لبادہ پہن کر اس کے سامنے جائے اور اس بات کا اقرار کرے کہ میرے اندر کوئی طاقت نہیں، میرے اندر کوئی قوت نہیں میں کوئی چیز حاصل نہیں کر سکتا تیرے فضلوں کو کیسے حاصل کر سکتا ہوں جب تک تیرا فضل مجھے اس کی توفیق نہ دے اس لئے اے ہمارے پیارے ربّ! جہاں تو نے بے شمار انعامات ہم پر کئے ہیں وہاں یہ فضل بھی کر کہ اس آیت میں جس فضل کے حصول کی طرف ہمیں متوجہ کیا گیا ہے، اسے ہم حاصل بھی کر سکیں اور اس پر عمل بھی کر سکیں اور ہمیں حکمت سکھا عَـلٰـی وَجْــهِ الْبَصِيْرَت ہم تیری باتوں کو تسلیم کرنے والے ہوں تا کہ شیطانی وسوسوں سے ہم محفوظ ہو جائیں، حکمت وہاں محفوظ ہو جاتی ہے اسے حفاظت میں لے لیتی ہے یا دیـن العجائز حفاظت میں لے لیتے ہیں جس کا تعلق ہدایت کے ساتھ ہے اور پھر ہمیں ایسا مقام دے کہ نہ صرف یہ کہ ہم اپنے اندر تیری رضا کو محسوس کرتے ہوئے ابدی اور انتہائی مسرتوں کو پانے والے ہوں بلکہ وہ لوگ جو بدقسمت ہیں اور جو تجھے پہچانتے نہیں تیری ذات اور صفات کا علم نہیں رکھتے ہمارے اس فرقان کے نتیجہ میں ہمارے اس امتیازی نشان کے نتیجہ میں ہماری دعاؤں کی قبولیت اور تیری بشارتوں کے نتیجہ میں وہ بھی یہ بات تسلیم کرنے پر مجبور ہو جائیں کہ انسانی طاقت سے یہ بالا چیزیں ہیں اور سوائے خدا کے جو تمام طاقتوں اور حکمتوں کا سرچشمہ اور منبع ہے انہیں حاصل نہیں کی جا سکتا۔ اس لئے ہمیں بھی اس پاک ذات کی طرف متوجہ ہونا چاہئے اور اس قوت اور طاقت کو حاصل کرنا چاہئے نہ صرف یہ کہ ہم اس کے ایسے بندے بن جائیں جیسا کہ وہ ہمیں دیکھنا چاہتا ہے بلکہ وہ لوگ بھی جو تجھے پہچانتے نہیں وہ بھی ہماری عاجزانہ کوششوں سے تجھے پہچاننے لگیں اور تیرے انعامات کو جس طرح ہم حاصل کر رہے ہیں وہ بھی حاصل کرنے لگیں۔

تو ان تین برکتوں کی طرف اللہ تعالیٰ نے اس آیت کے پہلے حصہ میں ہمیں توجہ دلائی ہے اور ہمارا فرض ہے کہ رمضان کے مہینہ میں کثرت سے قرآن کریم کی تلاوت کریں اور فکر اور تدبر سے کام لیتے

ہوئے ہدایت یعنی جو تعلیم ہے اسے سمجھنے اور یاد رکھنے کی کوشش کریں اور یہ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت پر عمل کرنے کی بھی توفیق عطا کرتا رہے۔

پھر اللہ تعالیٰ سے یہ توفیق چاہیں کہ وہ ہمارے اندر اس قسم کا تزکیہ نفس پیدا کر دے کہ ہم قرآن کریم کی ہدایت کی حکمتوں کو سمجھ جائیں اور وہ ہمارا استاد اور معلم بنے اور قرآن کریم کی ہدایتوں کی حکمتیں ہمیں سکھائے اور وہ خدا تعالیٰ سے ایک زندہ تعلق پیدا کرے کہ ہمارے اور غیر کے درمیان ایک امتیازی حیثیت پیدا ہو جائے ہم کچھ اور ہوں وہ کچھ اور ہو دنیا دیکھ لے کہ ہمارے وجود میں اللہ کا نور نظر آتا ہے جو غیر کے اندھیروں میں نہیں پایا جاتا اور یہ تینوں چیزیں ہمیں حاصل ہو جائیں خدا کرے کہ ہمیں حاصل ہو جائیں۔(آمین)

☆......☆......☆